www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، أَمَّا بَعْدُ!

قرآن مجید لاریب کتاب ہے۔اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ منزل من اللہ کتاب ہے، کیونکہ عرب فصاحت و بلاغت کی انتہائی بلندی پر پہنچنے کے باوجود قرآن مجید جیسی آیات چھوٹی سورت لانے سے عاجز رہے، تو کوئی عقل مند انسان اس کے کتاب اللہ ہونے میں شبہ نہیں کرے گا۔

﴿الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (السجدہ : ۱ ۔ ۲)

''الٓمّٓ، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔''

قرآن مجید لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے نازل کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ : ۱)

''اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔''

قرآن مجید ایک واضح اور کھلی کتاب ہے، اس میں کوئی غموض و خفا نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝﴾

(حم السجدہ : ۱ تا ۳)

''حٰمٓ، یہ کتاب نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والے کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں واضح کر دی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔''

قرآن مجید کے بعد مسلمانوں کا اصل دارومدار ان احادیث نبویہ پر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے صحیح اور مستند طریق پر ان تک پہنچی ہیں۔ قرآنِ مجید میں جو اصول و کلیات، بنیادی تعلیمات و ہدایات اور مجمل احکام بیان کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اقوال و اعمال کے ذریعہ ان کی تشریح و تفصیل اور تفسیر بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل : ٤٤)

''اور آپ پر ہم نے قرآن نازل کیا ہے، تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیجیے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (النحل : ٦٤)

''اور ہم نے آپ پر کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان کے آپس کے اختلاف کھول کر بیان کر دیں، اور وہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔''

یہ تبیین، تشریح اور تفسیر رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے نہیں کرتے تھے، آپ جو کچھ کہتے تھے، یا جو حکم بھی دیتے تھے، وہ درحقیقت وحی ہوتی تھی جو آپ پر نازل کی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم : ٣ تا ٤)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

یعنی قرآن مجید کو آپ ﷺ نے اپنی جانب سے نہیں گھڑا، اور نہ دیگر احکامِ الٰہیہ کو جنہیں آپ قرآن کی تفسیر و توضیح کے طور پر بیان کرتے ہیں، اپنی خواہش نفس کے مطابق لاتے ہیں، بلکہ وہ سب اللہ کی وحی ہوتے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن و حکمت ہیں..... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے، خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ((اَلَا اِنِّـــيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ .)) ❶ ''مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔'' (کتاب الروح، ص : ٩٢)

لہٰذا آپ کے تمام احکام واجب التعمیل ہیں، اس فہم نبوت اور وحی سے مستنبط احکام کو قرآن مجید نے حکمت سے تعبیر کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (النساء : ١١٣)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے، اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل تھا۔''

صاحب ''فتح البیان'' رقمطراز ہیں: ''یہ آیت دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل

❶ مسند أحمد : ٤/ ١٣٠، صحيح ابن حبان، رقم : ٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ڈال دی جاتی تھی۔''

اللہ عزوجل نے اہل اسلام پر یہ احسان جتایا ہے کہ اُس نے انہیں کتاب کے ساتھ حکمت دی اور قرآن کے ساتھ حدیث وسنت عطا فرمائی:

﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾

(البقرة : ٢٣١)

''اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور قرآن وسنت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اتارا ہے، جس کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے ذمہ صرف آیاتِ قرآنی کی تلاوت وتبلیغ نہیں بلکہ مسلمانوں کی تعلیم وتزکیہ بھی تھا اور آپ ان کو کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم بھی دیتے تھے:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الجمعه : ٢)

''اُسی (ذاتِ باری تعالیٰ) نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتا ہے اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتا ہے، بے شک وہ لوگ اُس کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اپنا احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس نے عربوں کے لیے (جو اَن پڑھ تھے) انہی جیسا ایک عربی آدمی نبی بنا کر مبعوث فرمایا، جو اُمی ہونے کے باوجود انہیں دعوتِ توحید اور دعوتِ اسلام کے ذریعہ شرک کی گندگی اور آلائش سے اُن کے جسموں کو اور اُن کی روحوں کو غلیظ عقائد اور اخلاقِ رذیلہ سے پاک کرتا تھا، اور اُنہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتا تھا۔ عرب والے نبی کریم ﷺ کی بعثت اور ان کے تزکیہ وتعلیم کے پہلے صریح گمراہی میں تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، حرام اور گندی اشیاء کھاتے تھے، اور ایک دوسرے پر ظلم وستم ڈھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر بھیج کر انہیں ظلمت سے نکال کر روشنی تک پہنچادیا، اور علم، زہد اور عبادت میں انہیں دنیا کا بہترین انسان بنادیا۔ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر یہ احسان عظیم تھا، جس کا ذکر ذیل کی آیت کریم میں آیا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾

(آل عمران : ١٦٤)

''اللہ کا مومنوں پر یقیناً یہ احسان ہے کہ اس نے ان کے لیے انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو اس کی آیتوں کی ان لوگوں پر تلاوت کرتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔''

حکمت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال ہیں جو کہ مسلمانوں کے لیے واجب العمل ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب : ٢١)

''فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول و عمل ایک بہترین نمونہ ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ مومن کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال پیروی کرنے کے لیے بہترین نمونہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کے مجموعہ ہی کا نام حدیث نبوی ﷺ ہے۔ اور ایک مقام پر اللہ عزوجل نے اپنے اپنی محبت کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر موقوف و منحصر ٹھہرایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران : ٣١)

''اے رسول! آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو وہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔''

یہی وجہ ہے قرآن مجید میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کی بھی تاکید ہے اور بہت سی آیات میں اطیعوا اللّٰہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کا بھی حکم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران : ١٣٢)

''اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اور سورۃ محمد میں ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ۝﴾ (محمد : ٣٣)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اطاعت نام ہے کسی حکم کی تعمیل کا، یعنی رسول اللہ ﷺ جو حکم دیں اس کی تعمیل اور جس پر عمل کریں اس پر عمل کیا جائے، بلکہ اطاعت رسول ﷺ اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتی جب تک آپ ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ پر عمل نہ کیا جائے۔ اسی کا نام حدیث و سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت اور رسول ﷺ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء : ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ .)) ❶

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الأمير فى غير المعصية وتحريمها فى المعصية.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔''

اطاعت کے ان احکام میں رسول اللہ ﷺ کے وہ تمام اقوال وافعال داخل ہیں جو آپ نے دُنیا کے باشندوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں ارشاد فرمائے یا ان پر عمل کیا، لہٰذا کتاب اللہ کے بعد ان کی حیثیت بھی قانون کی ہے اور وہ مسلمانوں کے لیے کتاب اللہ ہی کی طرح واجب التعمیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب : ٣٦)

''اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کردیں تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لیے اس بارے میں کوئی اور فیصلہ قبول کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔''

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ آیت میں مذکور حکم تمام امور کو شامل ہے، یعنی کسی بھی معاملے میں جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم صادر ہو جائے تو کسی کے لیے بھی اس کی مخالفت جائز نہیں اور نہ کسی کے قول یا رائے کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء : ٦٥)

''آپ کے رب کی قسم! وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے اختلافی امور میں اپنا فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف نہ محسوس کریں اور پورے طور سے اسے تسلیم کرلیں۔''

(تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ)

پس معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال و اعمال مسلمانوں کے لیے واجب العمل ہیں، اور جس طرح قرآن مجید کے اوامر ونواہی کا ماننا ان کے لیے ضروری ہے اسی طرح رسول کے اوامر ونواہی کا بھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر : ٧)

''اور جو تمھیں رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے تمھیں روکیں اس سے رک جاؤ۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْهُ.)) [1]

''میں جس چیز سے تمھیں منع کردوں اس سے رک جاؤ اور جس چیز کا تمھیں حکم دوں اس کو اختیار کرو۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لیے مسلمانوں کا اصل سرمایہ اور راس المال یہی دونوں چیزیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابُ اللّٰهِ، وَسُنَّةُ رَسُولِهِ.)) ❶

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، وہ دو چیزیں ہیں: اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔''

جناب ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِذَا حَدَّثْتَ الرَّجُلَ بِالسُّنَّةِ فَقَالَ: دَعْنَا مِنْ هٰذَا وَحَدِّثْنَا مِنَ الْقُرْآنِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ." ❷

''جب آپ کسی شخص کو سنت نبوی بیان کریں اور وہ کہے کہ سنت کو رہنے دیں، ہمیں قرآن سے مسائل بیان کریں تو جان لو کہ وہ شخص خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔''

درحقیقت اسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر قائم ہے، وہ قرآن مجید کی تفسیر بھی ہے، اُس کے اجمال کی تفصیل بھی، اس کے کلی احکام سے جزئیات کی تفریع بھی اور اسلام کے قرن اوّل کی تاریخ بھی، اس کے بغیر اسلام کی تعلیم اور اس کی ابتدائی تاریخ کے بہت سے اوراق سادہ رہ جاتے ہیں، اسلام کے ارکانِ خمسہ، توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے تفصیلی احکام بھی نہیں معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ ان کو حدیث کی مدد کے بغیر سمجھا اور ادا کیا جا سکتا ہے، ان کے صرف کلی احکام قرآنِ مجید میں ہیں، ان کی تفصیل حدیث وسنت سے معلوم ہوتی ہے، یہی حال اکثر اوامر ونواہی اور حلال وحرام کا ہے۔

سورۃ الاحزاب کی آیت ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (الاحزاب: ۳۷) ''پس جب زید نے اس سے اپنی ضرورت پوری کر لی، تو ہم نے اس سے آپ کی شادی کر دی تاکہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج باقی نہ رہے، جب وہ منہ بولے بیٹے ان بیویوں سے اپنی ضرورت پوری کر لیں، اور اللہ کے فیصلے کو بہر حال ہونا ہی تھا۔'' ایک واقعہ کی طرف اشارہ کناں ہے جس کی وضاحت تفسیر وحدیث ہی سے دستیاب ہوگی۔

قرآن حکیم کے بعض مقامات تو اس نوعیت کے حامل ہیں کہ اگر واقعہ کے پورے پس منظر کا علم نہ ہو اور اس سے آگاہی نہ ہو کہ ان الفاظ کے پیچھے کیا اصل شے کارفرما ہے تو ان مقامات کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر واقعہ بیان کر دیا ہے۔

---

❶ مؤطا امام مالك، كتاب القدر، باب النهي عن القول بالقدر، رقم: ۳۔ مستدرك حاكم: ۹۳/۱، رقم: ۳۲٤.

❷ مفتاح الجنة، ص: ۳۵.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الانعام : ۸۲) ''وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا، انہی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے کوئی ظلم نہ کیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے؟ کیا تم نے لقمان (علیہ السلام) کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ انہوں نے کہا:

﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمان : ۱۳)

''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔''[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، اسلام کا ظہور، اس کی تبلیغ، اس کی راہ میں صعوبتیں،، غزوات، اسلام کا غلبہ و اقتدار، حکومت الٰہیہ کا قیام، اس کا نظام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کی سیرت معلوم کرنے کا ذریعہ صرف حدیث و سنت ہے، اگر اس کو نظر انداز کر دیا جائے تو اسلام کی بہت سی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے بہت سے گوشے مخفی رہ جائیں گے، اس لیے احادیث نبویہ اسلام اور اسلامی تاریخ کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں اور اس پر ان کی عمارت قائم ہے، اس لیے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی روایت و اشاعت کا حکم دیا ہے۔

((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ.))[2]

''تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظِ حدیث اور مبلغینِ حدیث و سنت کے لیے بڑی دلربا، دلفریب، دلکش اور دل کو بردوت پہنچانے والی عظیم دعا فرمائی ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا، ثُمَّ اَدَّاهَا اِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا.))[3]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں کی کتابت کا بھی حکم دیا اور بعض لوگوں کے لیے حدیثیں لکھوائیں بھی:

((اُكْتُبْ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ.))[4]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم : ۳۳٦۰۔ سنن ترمذي، رقم : ۲٤۲٥.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم : ۳٦٥۹۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : ۱۷۸٤.

[3] شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم : ۲۰۔ موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر : ۱/۳۷۱۔ وقال: هذا الحديث صحيح المتن.

[4] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم : ۳٦٤٦۔ مسند أحمد : ۱/۱٦۲۔ مستدرك حاكم : ۱/۱۰٥۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ۱۰۳۲.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''تم لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ..... .)) ❶

''علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔''

انسانی تاریخ میں بنیادی حقوق کے تحفظ اور عملی نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جو بنیادی حقوق کی سب سے اوّلین اور اہم ترین دستوری دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اُسے بیان کرنے کے بعد رسولِ معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .)) ❷

''جو لوگ موجود ہیں، وہ اُن لوگوں تک ان احکام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔''

آنحضرت ﷺ کے ساتھیوں اور جانثاروں نے آپ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اور آپ کے ایک ایک فرمودہ کو نہ صرف یاد رکھا بلکہ آپ ﷺ کی تعلیم و تلقین کے مطابق اسے دوسروں تک بھی پورے حزم و احتیاط اور ذمہ داری سے پہنچایا، اس طرح برابر چراغ سے چراغ جلتا رہا اور ہر دور میں احادیث نبویہ سے مسلمانوں کا شغف و انہماک قائم رہا جس کی بنا پر آپ کے اقوال و اعمال اور سیرت و زندگی کا کوئی پہلو لوگوں سے مخفی و مستور نہیں رہا۔ یہ حدیثیں پوری دنیا میں بکھری ہوئی تھیں، محدثین کرام کا یہ بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس زمانہ میں جب کہ سفر کی سہولتیں تھیں اور نہ ہی نشر و اشاعت کے موجودہ سامان تھے، تعلیم بھی محدود تھی، دنیائے اسلام کا چپہ چپہ چھان کر احادیث رسول ﷺ کو تحقیق و صحت کے پورے اہتمام کے ساتھ جمع و مرتب کیا، ان کے رد و قبول اور صحت و سقم کے جانچنے اور رواۃ کی جرح و تعدیل کے اصول بنائے، اصول حدیث کا مستقل فن ایجاد کیا، ہزاروں راویانِ حدیث کے حالات نہایت صحت و تحقیق کے ساتھ قلمبند کیے جو مسلمانوں کا بڑا قابل فخر کارنامہ ہے۔

فنِ اسماء الرجال کی عظیم کتاب "الإصابة فی تمییز الصحابة" کو ایڈٹ کرتے ہوئے ایک جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر نے اپنے مقدمہ میں یہ تاریخی الفاظ رقم کیے ہیں:

''دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں گزری اور نہ آج کہیں موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم المرتبت فن ایجاد کیا ہو جس کے باعث پانچ لاکھ مسلمانوں کے احوال معلوم ہو سکتے ہیں۔''

خلیفہ ہارون الرشید (۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ) نے ایک زندیق کو گرفتار کر کے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا جو وضع حدیث کے جرم میں گرفتار تھا۔ اس موقع پر اس زندیق نے ہارون سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ ان چار ہزار احادیث کا

---

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم : ٤٤٣٤ ـ سلسلة الصحيحة، رقم : ٢٠٢٦.

❷ مسند احمد : ٥/ ٤١١، رقم : ٢٣٤٨٩ ـ مجمع الزوائد، رقم : ٥٦٢٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا کریں گے جو میں نے وضع کی ہیں اور ان میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا ہے، حالانکہ ان میں ایک لفظ بھی رسول کریم ﷺ نے بیان نہیں فرمایا؟ اس پر ہارون نے کہا:

"ایـن انـت یـا عـدو الـلّٰـه مـن أبی اسحاق الفزاری وعبد اللّٰه بن المبارك ینخلانها، فیخرجانها حرفا حرفا؟"

''اے اللہ کے دشمن! تو ابواسحاق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک سے بچ کر کہاں جائے گا جو ان (وضعی احادیث) کو چھلنی کی طرح چھان کر ان کا ایک ایک حرف نکال باہر پھینکیں گے؟''

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نـقـل الثـقة عن الثقة مع الإتصال حتی یبلغ النبی ﷺ خـص الـلّٰـه به المسلمین دون سائر الملل کلها." ❶

''ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصالِ سند کے ساتھ نقل کرنا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ تک سند کا پہنچنا، اس کام میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو تمام امتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔''

ہمارے اشراف اور سرپرستی میں ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور نے اہل اسلام کی علمی خدمت کرنے کے لیے حدیث کی نشر و اشاعت کا جو عظیم الشان منصوبہ بنایا ہے، مسند امام احمد بن حنبل کی بزبانِ اردو اشاعت بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اصطلاحات المحدثین میں مسند اس کتاب کو کہا جاتا ہے جو صحابہ کے ناموں کو حروف تہجی یا پھر ان کے مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پہلے خلفاء اربعہ، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر یا کسی بھی اعتبار سے انہیں جمع کرنے کے بعد ان کے تحت ان کی مرویات کو ذکر کیا جائے یا پھر ایک کتاب میں صرف ایک صحابی کی مرویات کو ذکر کیا جائے۔ چنانچہ مسند سے استفادہ عامی کے لیے مشکل ہوتا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اور عوام الناس کے لیے مسند احمد سے استفادہ آسان بنانے کے لیے احمد بن عبدالرحمٰن الساعاتی نے مسند احمد کو الفتح الربانی کے نام سے فقہی ترتیب دے دی اور پھر اُس پر بلوغ الامانی کے نام سے علمی حواشی لکھ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ادارہ انصار السنہ نے اس کتاب الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی کے ترجمہ، تخریج اور شرح کو بطریق احسن شائع کر دیا ہے۔ ترجمہ میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام فہم ہو۔ جب کہ شرح اور تخریج کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ سر انجام دیا گیا ہے۔ ادارہ کی اس خدمت کی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وکان سعیهم مشکوراً.

امام صاحب کا نام احمد بن حنبل شیبانی، مروزی ہے، کنیت ابوعبداللہ، آپ خالص عربی النسل اور قبیلہ شیبان سے تعلق رکھتے تھے۔ ربیع الاول سنہ ۱۶۴ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ ❷

---

❶ تاریخ بغداد: ٤/٤٥١۔ سیر اعلام النبلاء: ١١/١١٧۔ ١٧٩.

❷ تدریب الراوی: ٢/١٥٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور عربی لغت کی تعلیم بھی حاصل کر لی۔ تقویٰ وطہارت اور نجابت وصلاحیت کے آثار ابتدا ہی سے نمایاں تھے۔ انہیں آثار کو دیکھ کر ہشیم بن جمیل نے کہا تھا کہ اگر یہ نوجوان زندہ رہا تو اہل زمانہ پر حجت ہوگا۔ ❶

امام احمد نے آنکھیں کھولیں تو بغداد کے اہل علم سے استفادہ کیا۔ بغداد سے حصولِ علم کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور ہر جگہ کے نامور محدثین کے دامنِ فیض سے وابستہ رہے۔ سنہ ۱۸۷ھ میں حجاز کے پہلے سفر میں ان کی ملاقات امام شافعی رحمہ اللہ سے ہوئی پھر بغداد میں دوبارہ ہوئی۔ امام احمد اس وقت پختہ کار ہو چکے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ حدیث کے صحت وسقم کے بارے میں ان پر اکثر اعتماد کرتے تھے اور فرماتے کہ اگر محدثین کے یہاں حدیثیں صحیح ہوں تو مجھے بتلا دیا کرو میں اسی کو اختیار کروں گا۔ بلند ہمتی، کثرت اسفار اور غیر معمولی حافظے کا نتیجہ تھا کہ ان کو بس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ امام شافعی بھی ان کے بڑے معترف اور قدر دان تھے۔ بغداد سے جاتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"خرجت من بغداد وما خلفت بها اتقى ولا افقه من احمد بن حنبل رحمہ اللہ" ❷

''میں بغداد شہر کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ وہاں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ کوئی متقی ہے اور نہ کوئی فقیہ۔''

مسئلہ خلق قرآن میں ان کی ثابت قدمی کا تمام عالم اسلام میں شہرہ تھا اور ہر طرف ان کی تعریف اور دعا کا غلغلہ تھا۔ ان کو جو ذاتی کمالات اور اوصاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے گئے تھے اس کی بنا پر کبھی اپنی عظمت کا احساس نہیں ہوا۔ ان کے ساتھی یحییٰ بن معین کہتے ہیں:

"ما رايت مثل احمد بن حنبل صحبته خمسين سنة ما افتخر علينا بشئى مما كان فيه من الصلاح والخير" ❸

''میں نے امام احمد جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ میں پچاس برس ان کے ساتھ رہا انہوں نے کبھی ہمارے سامنے اپنی صلاح وخیر پر فخر نہیں کیا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، نہایت متواضع اور خلیق انسان تھے۔ ❹

حافظ ابن جوزی نے ان کے شیوخ کی تعداد سو سے زائد بتائی ہے جیسے ہشیم بن بشیر بن حازم، وکیع، یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ۔

---

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم (دارالافاق الجديدة بيروت، الطبعة الرابعة ۱۹۸۰ء)، ص : ۱۹٤.

❷ تذكرة الحفاظ للذهبي (دارالكتب العلميه بيروت للطبعة الاولى، ۱٤۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء) : ۲/۱٦.

❸ حلية الاولياء: ۹/۱۸۱۔ ❹ تاريخ بغداد : ٤/٤۱٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، مطین عبداللہ بن احمد اور ایک بہت بڑی خلقت۔ خلق عظیم کے لفظ سے معلوم ہوا کہ تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے جس میں بڑے بڑے آئمہ فن داخل ہیں۔ ❶

امام صاحب کی تصنیفات کے نام یہ ہیں: (۱) کتاب الزہد۔ (۲) کتاب الناسخ والمنسوخ۔ (۳) کتاب المنسک الکبیر۔ (۴) کتاب المنسک الصغیر۔ (۵) کتاب حدیث شعبہ۔ (۶) کتاب فضائل صحابہؓ۔ (۷) مناقب صدیق اکبرؓ و حسنین۔ (۸) کتاب الاشربۃ۔ (۹) تاریخ۔ (۱۰) تفسیر۔ (۱۱) المسند۔ (۱۲) کتاب الصلاۃ وغیرہ۔ ❷

جب معتزلہ نے عقیدہ خلق قرآن کو کفر و ایمان کا معیار بنادیا، تو آپ نے خلق قرآن کے عقیدہ کی مخالفت کی تو انہیں سخت آزمائش و ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا۔ قید کے پایہ زنجیر رقہ لائے گئے پھر واپس بغداد پابند سلاسل کردیا گیا۔ اس کے بعد امام صاحب کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان پر ۲۸ کوڑے لگائے گئے۔ ایک تازہ دم جلاد صرف دو کوڑے لگاتا پھر دوسرا جلاد بلایا جاتا۔ امام صاحبؒ ہر کوڑے پر فرماتے:

"اعطونی شیئا من کتاب اللّٰہ او من سنۃ رسولہ حتی اقولہ بہ" ❸

''میرے سامنے اللہ کی کتاب یا سنت رسول سے کوئی دلیل پیش کرو تاکہ میں اس کو مان لوں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ امام احمدؒ کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ہاتھی کو لگتا تو چیخ مار کر بھاگتا۔ امام احمد کی ثابت قدمی اور استقامت سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے ختم ہوگیا اور امت مسلمہ ایک بڑے دینی خطرے سے محفوظ ہوگئی۔

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اس دین کے غلبے کا کام دو شخصوں سے لیا۔ جن کا تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا۔ ارتداد کے موقع پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلے میں امام احمد بن حنبل'' ❹

امام صاحب رحمہ اللہ نے ۷۷ سال کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو انتقال فرمایا۔ اس پر سارا شہر اُمنڈ آیا۔ کسی کے جنازے پر خلقت کا ایسا ہجوم دیکھنے میں نہیں کبھی آیا تھا۔ جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد محتاط اندازہ کے مطابق تیرہ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار خواتین تھی۔ ❺

حافظ ابن کثیر کے فرماتے ہیں: امام صاحب کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے برحق ثابت کردیا کہ "قولوا لاھل البدع بیننا وبینکم یوم الجنائز" ''ان اہل بدع 'مخالفین' سے کہہ دو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فرق جنازے کے دن کا ہے۔'' ❻

امام صاحب سولہ سال کی عمر میں علم حدیث کی تحصیل میں مشغول ہوگئے تھے اسی زمانے سے جمع روایات کی ابتدا کردی تھی۔ گویا ۱۸۰ھ سے تصنیف کا آغاز کیا اور اخیر زندگی تک اس میں مشغول رہے۔ اس کی روایات کو متفرق

---

❶ تذکرۃ الحفاظ: ۸/۵۔

❷ تذکرۃ الحفاظ: ۱۶۱/۱ (ان میں سے بعض مطبوع ہیں) مزید دیکھیں: کشف الظنون.

❸ البدایہ والنہایہ: ۳۳۶/۱۰۔ ❹ تاریخ بغداد: ۴۱۸/۴۔

❺ وفیات الاعیان: ۴۸/۱۔ ❻ سیر أعلام النبلاء: ۳۴۳/۱۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوراق میں جمع کیا یہاں تک کہ جب زندگی کا وقت قریب الاختتام ہوا تو اس مسودے کو اسی حالت میں اپنے عزیز و اقارب کو سنایا۔ ❶

حافظ شمس الدین جزری فرماتے ہیں: کہ امام احمدؒ نے مسند کو متفرق اوراق میں لکھا تھا اور مختلف اجزا میں پھیلا رکھا تھا جیسے کہ مسودہ ہوتا ہے۔ اس کی تنقیح وتہذیب سے پہلے انتقال ہوگیا اور کتاب اسی حال میں رہ گئی۔ ❷

مسند میں تقریباً سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں۔ روایات کی تعداد تیس ہزار بتائی گئی ہے اور عبداللہ کی زوائد کا شمار کرکے چالیس ہزار تعداد بتائی گئی ہے۔ ❸

حدیث کا اتنا بڑا اور کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ اس میں تقریباً تین سو ثلاثی روایات ہیں۔ حافظ شمس الدین جزری لکھتے ہیں: کوئی حدیث غالباً ایسی نہیں ہے جس کی اصل مسند میں نہ ہو (واللہ اعلم) دیگر مسانید سے صحیح تر ہے۔ ❹

امام ممدوح رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" قلت لأبی لم کرهت وضع الکتاب وقد عملت المسند فقال: عملت هذا الکتاب اماما اذا اختلف الناس فی سنة عن رسول الله رجع إليه . " ❺

''میں نے اپنے والد گرامی احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آپ کتابیں مرتب کرنے سے کیوں منع کرتے ہیں حالانکہ آپ نے خود بھی مسند لکھی؟ آپ نے جواباً فرمایا: یہ کتاب میں نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے لکھی ہے۔ جب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں لوگوں میں کوئی اختلاف رونما ہوگا تو وہ اس کی طرف رجوع کریں گے۔''

ابوموسیٰ المدینی (م ۵۸۱ھ) کہتے ہیں: مسند بہت بڑی کتاب ہے اور اصحاب الحدیث کے لیے یہ ایک ثقہ مصدر ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ ❻

بہت سے علماء نے مسند احمد کی احادیث کی شرح لکھی بعض نے اختصار کیا بعض نے اس کی غریب احادیث پر کام کیا۔ بعض نے اس کے خصائص پر لکھا اور بعض نے اطراف الحدیث کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل وکرم فرمایا کہ المنهج الأسعد بترتيب المسند الامام احمد کے نام سے مسند احمد بن حنبل کی علمی خدمت کا موقع ملا، اس کتاب میں ہم نے مسند کی اطراف کو جمع کیا ہے، مگر قولی اور فعلی روایات کی اطراف علیحدہ علیحدہ ترتیب دی ہیں۔ ساتھ میں روایت کرنے والے صحابی کا نام مسند احمد کے اوّل مطبوع نسخہ کی جلد مع صفحہ، احمد شاکر کی تحقیق وتخریج کے ساتھ مطبوع نسخہ کی ترقیم اور الفتح الربانی کی جلد مع صفحہ کو ذکر کردیا ہے۔

---

❶ طبقات الشافعیه الکبریٰ: ۱/۲۰۲۔ ❷ مقدمه المسند به تحقیق احمد شاکر۔

❸ ایضاً۔ ❹ محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے، ص: ۱۳۴۔

❺ خصائص المسند للمدینی، ص: ۸۔ ❻ المصعد الاحمد (مقدمہ مسند الامام احمد) تحقیق احمد شاکر: ۱/۲۳۔ ۳۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسند پر کام کرنے والے علما کے نام اور ان کی تالیف کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱: معجم الصحابہ: حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ الحب الصامت (م ۷۷۹ھ) نے معجم الصحابہ کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا جیسے اطراف کی کتب ہوتی ہیں۔ ❶

۲: حافظ اسماعیل بن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے محب الصامت کی ترتیب سے مسند کو لکھا اور اس کے ساتھ کتب ستہ، مسند البزار، مسند ابی یعلی، معجم الطبرانی الکبیر کا اضافہ کیا اور اسے ترتیب دیا اور اس کا نام "جامع المسانید والسنن" رکھا۔ ❷

۳: ترتیب المسند: محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد المقدسی المعروف ابن زریق (م ۸۰۳ھ) نے ترتیب المسند کے نام سے یہ کتاب تدوین کی۔ ❸

۴: ترتیب المسند: ابوالحسن علی بن حسین المعروف ابن زکنون (م ۳۷ھ) نے بھی ترتیب المسند کے نام سے علمی کام کیا۔ ❹

۵: ابوالقاسم علی بن حسن، المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) نے ترتیب اسماء الصحابہ الذین اخرج حدیثھم احمد بن حنبل فی المسند کے نام سے مسند احمد کی علمی خدمت کی۔ ❺

۶: حافظ شمس الدین محمد بن علی بن حسن بن حمزہ الحسینی (م ۷۶۵ھ) نے الاکمال بمن فی مسند احمد من الرجال ممن لیس فی تہذیب الکمال کے نام سے کتاب ترتیب دی۔ ❻

۷: احمد بن عبدالرحمٰن الساعاتی نے الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی کے نام سے مسند احمد کی فقہی ترتیب لگائی اور علمی حواشی بھی لکھے۔ ❼

۸: احمد بن عبدالرحمٰن الساعاتی نے بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی میں مسند احمد پر علمی حواشی لکھے۔ ❽

۹: احمد بن شاکر نے مسند احمد کی علمی تخریج اور حواشی کا کام کیا اور ساتھ اس کی علمی علمی فہارس بھی تیار کی۔ ❾

۱۰: ابوالحسن بن عبدالہادی السندی (م ۱۲۳۹ھ) نزیل مدینہ منورہ نے مسند کی شرح لکھی ہے۔ ❿

۱۱: زین الدین عمر بن احمد شجاع حلبی نے اس کا اختصار بنام "المعتقد من مسند الامام احمد" لکھا۔ ⓫

---

❶ تدوین السنہ النبویہ: للزھرانی (مکتبہ الصدیق الطائف، ۱٤۱۲ھ، الطبعہ الاولیٰ)، ص: ۱۰۸.

❷ تدوین السنہ للزھرانی، ص: ۱۰۸

❸ تدوین السنہ للزھرانی، ص: ۱۰۸.

❹ اطراف المسند: ۱/ ۸۲.

❺ ایضاً، ص ۸٤.

❻ تدوین السنہ، ص: ۱۰۹۔ ۱۱۰.

❼ تدوین السنہ للزھرانی، ص: ۱۱۰.

❽ ایضاً.

❾ مطبوع دارالمعارف القاھرہ، ۱۹٤۹ء.

❿ کتب میں اس کا نام تو مذکور ہے مگر اس کی طباعت کا علم نہیں۔

⓫ مفتاح السنہ للخولی، ص: ۳۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۲: حافظ ابن حجر عسقلانی نے المطالب العالیه بزوائد المسانید الثمانیه، میں نو مسندوں کو جمع کیا، انہوں نے مسند احمد کے ساتھ ساتھ اس میں کتب ستہ اور مسند احمد پر زوائد درج کیے ہیں۔

۱۳: علامہ نور الدین ابوالحسن بن ابی بکر الہیثمی (م ۸۰۷ھ) نے غایة المقصد فی زوائد المسند میں ان احادیث کو ترتیب دیا ہے جو مسند احمد میں ہیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ گویا مسند احمد میں صحاح ستہ سے زائد ہیں۔ اس کتاب کو فقہی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں کل ۴۶ کتب ہیں اور ۵۱۵۳ احادیث ہیں۔

۱۴: جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے عقود الزبرجد علی مسند الامام احمد کے نام سے مسند احمد پر کام کیا یہ تعلیق حروف معجم پر مرتب ہے۔ اس میں مسند احمد کی بعض احادیث کے اعراب بیان کیے گئے ہیں۔

۱۵: ابوموسیٰ المدینی (م ۵۸۱ھ) نے کتاب خصائص المسند مرتب کی۔

۱۶: شیخ شعیب الارناؤوط نے ایک جماعت کے ساتھ مل کر الموسوعة الحدیثیة کے نام سے مسند کی علمی تخریج اور حواشی مرتب کیے، بعض روایت جو مسند احمد کے اوّل مطبوع نسخے سے ساقط تھیں ان کو بھی شاملِ کتاب کیا۔

آخر میں ہم اپنے انتہائی قریب دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو دیارِ غیر میں رہتے ہوئے بھی حدیث رسول کی خدمت میں مصروف کار ہیں۔ دیارِ غیر میں منہج سلف کی ترجمانی میں ان کا کردار انتہائی وافر و نمایاں ہے۔ ایسے ہی ان کے دست راست اور ہمارے انتہائی مخلص ومحبّ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے کہ جن کے علمی تعاون واشراف سے محدثین کی علمی ثرات کو بزبانِ اردو ترجمہ کے ساتھ منصۂ شہود پر لایا جارہا ہے، اور ابوحمزہ عبدالخالق کے ساتھ مل کر احیاء منہج اہل السنۃ والجماعۃ کے سلسلہ میں مختلف موضوعات پر تقریباً پینتیس کتب ترتیب دے کر شائع کروائیں۔ یہ بڑی مبارک اور قابل قدر سعی ہے۔ جزاهم الله خيراً في الدنيا والآخرة واجزل مثوبتهم.

اللہ عزوجل کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس مبارک عمل کو قبول عام بخشے، اور ہمارے لیے، ہمارے والدین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لیے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه وسلم.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث ورئیس المعہد السلفی للتعلیم والتربیہ، کراچی

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز